مادہ پرستانہ سائنس کی گواہی

تعلیماتِ قرآن کی صداقت پر

مرتبہ: زُہیر کاشمیری ۔ مترجم: عبد الہادی (ادارۂ معارفِ اسلامی)

نوٹ:۔ اتفاق سے دو تحریریں ایسی سامنے آئی ہیں کہ مغرب کے مادہ پرستانہ سائنسی نقطۂ نظر کے خلاف ماہرین نے قرآن کی تعلیمات کی تصدیق کی۔ ان میں سے نمبر (۱) پیش کی جا رہی ہے (۲) انشاء اللہ اگلی اشاعت میں۔ (ادارہ)

(۱)

یہ دو برس پہلے کی بات ہے۔ ٹورنٹو یونیورسٹی کے ایک ماہرِ جنینیات (EMBRYOLOGIST) ایک غیر معمولی سائنسی مشن پر سعودی عرب گئے۔ ان سے قرآن کی چند آیات کی تشریح میں مدد چاہی گئی تھی۔

یہ ڈاکٹر کیتھ مُور تھے۔ اُدھر اوّلین ٹسٹ ٹیوب بچے کی پیدائش کے محقق ڈاکٹر رابرٹ ایڈورڈز نے بھی ان کی توضیحات کی تصدیق کر دی تھی۔ یوں ان دونوں سائنسدانوں نے مسلم علماء کو آیاتِ قرآنی کے بارے میں اپنی دریافت سے دنگ کر دیا تھا۔ وہی قرآن جسے مسلمان تیرہ سو برس سے حفظ اور تلاوت کرتے چلے آ رہے ہیں۔

جو انہوں نے دریافت کیا، وہ یہ تھا کہ قرآن میں انسانی جنین کا جو نظریہ بیان کیا گیا ہے، وہ اب ایک ناقابلِ تردید سائنسی صداقت بن کر سامنے آیا ہے اور یہ کہ مغربی محققین پر اس حقیقت کا انکشاف ۱۹۴۰ء میں ہوا۔ اِس ضمن میں زیادہ تر معلومات تو محض گذشتہ پندرہ برس میں سامنے آئی ہیں۔

ڈاکٹر کیتھ مور ٹورنٹو یونیورسٹی کے شعبہ تشریح الاعضاء کے چیئرمین ہیں تخلیق انسانی سے بحث کرنے والی آیات قرآنی پر اپنا خصوصی مقالہ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

"مجھے اس بات نے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ جب مجھے یہ پتہ چلا کہ قرآن نے ساتویں صدی عیسوی میں جو حقائق پیش کیے، وہ کس قدر درست اور سائنسی صداقتوں کے حامل ہیں۔"

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن ساتویں صدی عیسوی میں خدا کی طرف سے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے دنیا کے سامنے اسلام پیش کیا۔ آج اسلام عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب ہے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر مور یونائیٹڈ چرچ کے ممبر اور ایک بڑے پادری کے بیٹے ہیں۔ وہ اپنے عقیدے پر مطمئن ہیں اور ایک ملاقات میں بتا چکے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کا ان کا کوئی ارادہ نہیں۔ ڈاکٹر مور کہتے ہیں کہ میں نے بائیبل کے عہدنامہ قدیم اور جدید کا تجزیہ بھی کیا، لیکن قرآنی آیات سے اُن کی کوئی مماثلت نظر نہ آئی۔ جنینیات پر اُن کی دو تصنیفات معیاری درسی کتب کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور دنیا کی کئی زبانوں میں ان کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر مور کہتے ہیں کہ جنین کے ابتدائی ۲۸ روز میں نمو کے متعلق قرآنی آیات نے جو حقائق بیان کیے ہیں، وہ اتنے صحیح ہیں کہ انسانی عقل کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں۔ ڈاکٹر مور کو یقین ہے کہ:-

"قرآن کی آیات اور پیغمبر اسلام کے کچھ فرامین مذہب اور سائنس کے درمیان مدتوں سے حائل خلیج کو پاٹنے میں مدد کر سکتے ہیں۔"

جب ان سے پوچھا گیا، کہیں ایسا تو نہیں کہ خام چیر پھاڑ کے نتیجے میں یہ معلومات سامنے آگئی ہوں؟ تو انہوں نے کہا۔ اس مرحلے پر جنین کی جسامت ایک ملی میٹر کے دسویں حصے سے زیادہ نہیں ہوتی۔ یہ انسانی آنکھ کو ایک چھوٹے سے نقطے کی شکل میں نظر آتا ہے۔ اس کی شناخت ایک طاقت ور خوردبین کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اور یہ بات اپنی جگہ تسلیم شدہ ہے کہ سترھویں صدی عیسوی سے پہلے خوردبین کی ایجاد نہ ہوئی تھی۔

دو برس پہلے ڈاکٹر کیتھ مور کو جدہ کی شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی نے مدعو کیا تھا۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر رابرٹ ایڈورڈز کو بھی بلایا گیا۔ یہ وہی ڈاکٹر رابرٹ ہیں کہ جن کے کیمبرج یونیورسٹی میں کیے گئے تجربات کی بدولت پہلے ٹیسٹ ٹیوب بچے کی پیدائش عمل میں آئی۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر ٹی وی این پرساد اور ڈاکٹر مارشل جانسن بھی مدعوئین میں شامل تھے۔

ڈاکٹر مور کہتے ہیں، اس موقع پر منعقدہ کانفرنس کے علماء نے ان چاروں ماہرین کو قرآن کی متعدد آیات کے انگریزی تراجم پیش کیے۔ اور ان سے رائے مانگی کہ آیا ان کی کوئی سائنسی تعبیر ہوسکتی ہے! ایک آیت جو پیش کی گئی یہ تھی۔

"وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تین تاریک پردوں کے اندر تمہیں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جاتا ہے" (الزمر۔ ۶)

ڈاکٹر مور کہتے ہیں۔ ان تین تاریکیوں سے مراد، پیٹ کی دیوار، رحم مادر کا پردہ اور بچے دانی کی اندرونی جھلی ہے۔ ایک دوسری آیت میں بتایا گیا ہے کہ بعد میں بوند کو خون کے لوتھڑے "مضغة" میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ عربی میں مضغہ کا لفظ جونک کے لیے آیا ہے۔

ڈاکٹر مور اور دوسرے ماہرین کا خیال ہے کہ عرب میں پائی جانے والی جونک اور ۲۴ دن کے جنین میں حیرت انگیز مشابہت پائی جاتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس مرحلے پر جنین رحم کی دیوار سے جونک کی طرح لپٹ جاتا ہے۔

آگے کی ایک آیت کہتی ہے کہ یہ جونک نما نقطہ بعد میں چبائی ہوئی چیز کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس مرحلے پر جنین کی شکل کی وضاحت کرنے کے لیے ڈاکٹر مور نے پلاسٹک کی ایک چھوٹی سی چیز تیار کی اور پھر اسے اپنے دانتوں سے چبایا۔ پھر بتایا کہ ۲۸ روز کے جنین کی شکل ہوبہو ایسی ہوتی ہے اور اس پر جو نشانات پائے جاتے ہیں وہ بھی دانتوں کے نشانات سے مماثل ہوتے ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس مرحلے پر جسم کے چند ہی اعضا کی شناخت ہوسکتی ہے۔ اور در حقیقت بھی یہی ہے کہ صرف دل اور آنکھوں کے عدسے کی پہچان ممکن ہوتی ہے۔

ڈاکٹر مور نے کہا کہ آیات قرآنی کہتی ہیں کہ تیزی سے نکلنے والے مادۂ منویہ

کے ایک انتہائی مختصر حصے میں بار آور کرنے کی صلاحیت رکھنے والا عنصر پایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مور نے اپنے مقالے میں بتایا کہ جس حقیقت کی نشاندہی سپیلن زینی نے اٹھارویں صدی عیسوی میں کی، جب اس نے تجرباتی طریقے سے ثابت کیا کہ جب تک نر اور مادہ کے جنسی تولیدی عناصر کی باہم آمیزش نہ ہو، حیاتیاتی نمو نہیں ہو سکتی۔ قرآن نے اس سے گیارہ صدیاں پہلے "مخلوط قطرے" کی نشاندہی کر دی اور بتا دیا تھا کہ مرد اور عورت کے نطفوں کے باہمی ملاپ سے انسان کی تخلیق ہوتی ہے۔

ایک آیت مادۂ تولید کی نقطے کی طرح مہین (جسے عربی میں نطفہ کہا جاتا ہے) مقدار سے بحث کرتی ہے کہ کس طرح اس حقیر بوند میں ایک وسیع تر تخلیقی منصوبہ پنہاں اور جامع نقشہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ یہ بوند مستقبل کے سارے کرداروں اور خصوصیات کو اپنے وجود میں سمونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

پیغمبر اسلام کے جمع کردہ جن فرامین کا ڈاکٹر مور نے مشاہدہ کیا، ان میں سے ایک میں کہا گیا ہے کہ حمل ٹھہرنے سے ۴۲ روز بعد خدا ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو نطفے کی طرح شے کو انسانی اعضا اور شکل دیتا ہے جیسے آنکھیں اور کان۔

جنینیاتی تحقیق نے ثابت کر دیا کہ آنکھیں اور کان ٹھیک ۴۲ روز کے بعد واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بقول فرشتہ ہر بار خدا سے پوچھتا ہے:

"خدایا (کیا یہ) مرد ہے یا عورت؟"

ڈاکٹر مور کہتے ہیں: یہی بات جدید تحقیق نے ثابت کی ہے کہ بارہ ہفتے تک جنس کے بارے میں پتہ نہیں چلایا جا سکتا۔ ڈاکٹر مور اپنے تجزیے کے بعد اس حاصل مطالعہ نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ:

"اگر مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آیاتِ قرآنی خدا کی نازل کردہ ہیں تو اس عقیدے کی معقول بنیاد ہے۔ شاید سب سے اہم بات ان کا حاملِ صداقت ہونا ہے۔"